الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ عجیبہ غریبہ مسمٰی بہ

کشف المکتوم
عن
الدر المنظوم

جواب رسالہ الدر المنظوم و ابراز الحق

از عمدہ تالیفات مولوی زاہد حسین صاحب شاہ آبادی تلمیذ
مولانا محمد سعید صاحب بنارسی

در مطبع سعید المطابع واقع بنارس مطبوع شد
سنہ ۱۳۱۱ھ

قیامت کا تو منتظر رہ اس رسالہ کے جواب لکہنے کا دل تو نہ چاہتا تھا کیونکہ ابہی تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ اس مسئلہ میں ہمارے شیخنا و مولانا محمد سعید صاحب نے ایک رسالہ شائع کیا جسکا جواب آج تک کسی مقلد حنفی سے نہ ہوسکا مگر باصرار بعض احباب و نیز اس خیال سے کہ ہمارے مخاطب مولوی صاحب کو بہی اپنی استعداد و ہمہ دانی کا حال معلوم ہوجاے اور آیندہ رسالہ بازی مین جرأت نہ فرماوین جواب رسالہ الدر المنظوم کا لکہنا مناسب جانا حسبنا اللہ و نعم الوکیل جناب مخاطب مولوی عبد الحمید صاحب کے اقوال کو مولوی صاحب کا قول و جواب کو لفظ جواب سے تعبیر کیا گیا ہے **مولوی صاحب کا قول** امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہ جنکے حق مین زبان معجز بیان سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے منطوق لازم ہون لوکان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ کے ساتھ ناطق ہے الخ **جواب** خاکسار آپ سے یہ دریافت کرتا ہے کہ یہ روایت صحیح مسلم مین ان الفاظ سے کہان ہے آپ نے مسلم کو دیکہا بہی ہے یا سنی سنائی تقلیدا اس روایت کو آپ نے درج کر دیا ہے صحیح مسلم مین تو یہ روایت جسکا آپ نے ذکر کیا ہے یون ہے۔ وفینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی صلعم یدہ علے سلمان ثم قال لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء دیکہو مسلم جلد ثانی اور جس روایت مین رجل کا لفظ ہے اوسمین لوکان الدین عند الثریا ہے نہ (لوکان الایمان) یہ حال تو جناب کی حدیث دانی کا ہے اب ذرا حضرت کی استعداد علمی کا لوگ ملاحظہ فرماوین آپ نے صـ حاشیہ نمبرہ مین اس حدیث کا یون ترجمہ کیا ہے۔ اگر ایمان ثریا ستارہ کے پاس بہی ہوگا تو البتہ جاویگا اوسطرف ایک شخص فارس والون مین سے یہان تک کے اوسکے پاس جا پہونچیگا یہ حدیث صحیح مسلم مین ہے الخ۔ عامہ اہل علم اس مولویصاحب کے ترجمہ کا ملاحظہ فرما کر حضرت کی استعداد علمی کا اندازہ فرماوین ترجمہ صحیح اس حدیث کا جسکو مولویصاحب نے لکہا ہے یہ ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بہی ہوگا تو اوس ایمان کی طرف ایک آدمی ابناء فارس سے جاویگا یہان تک کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تعالیٰ عن الند و المثل وھو فعال لما یرید ۞ ونشھد ان لا الہ الا ھو
وحدہ لا شریک لہ الذی خلق کل شی بغیر ندید و نشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ
الذی قطع ذرائع الشرک وحبائل التقلید وعلیٰ آلہ وصحبہ الذین بذلوا سعیھم فی
اشاعۃ التوحید واضوا تحریف کل غال عنید وارشدوا طریق الھدایۃ لمن کان
فی بطن امہ حمید ۞ اما بعد خاکسار ذرہ بے مقدار طالب حسین زاہد حسین خدمت
مین برادران دینی التماس کرتا ہے کہ یہ زمانہ قیامت کا نشانہ ہے ہر طرف سے آثار قیامت
ہویدا ہین جدھر دیکھو فتنون کا مینہ برس رہا ہے ہر نااہل اپنے کو عالم سمجھکر لوگون کو گمراہ
کر رہا ہے سچ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤسا جہالا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا ۔ چنانچہ اندنون ایک رسالہ الدر المنظوم مؤلفہ مولوی عبد الحمید
پانی پتی میری نظر سے گذرا مین نے جو ابتدا سے انتہا تک رسالے کو دیکھا تو معلوم ہوا
کہ حضرت مؤلف اس فن سے محض نابلد ہین تعجب کا مقام تو یہ ہے کہ جسکو روزمرہ کی بول چال
کے الفاظ کا محاورہ نہ معلوم ہو وہ ایک مسئلہ دینیہ مین جو معرکۃ الآرا بین المتقدمین
والمتاخرین ہے رسالہ لکھے سچ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اذا وسد الامر الی غیر اھلہ
فانتظر الساعۃ یعنی نااہلون کی طرف جب کوئی امر دین کا سپرد کیا جاوے گا تو اوسوقت

مولوی صاحب کا قول اور حدیثیں جو پڑھی گئیں تھیں وہ صحیح تھیں یا ضعیف الخ
جواب کیوں جناب پہلے حدیثیں بصیغہ جمع ذکر نا پھر لفظ صحیح جو مفرد کے لئے بولا جاتا
ہے جمع کے لئے لانا یہ کہاں کا محاورہ ہے یوں فرمایئے (وہ صحیحہ تھیں یا ضعیفہ) آپ نے مجلس وعظ
میں جو احادیث فرمائیں وہ بیشک ضعیفہ تھیں ان شاء اللہ ان کا حال آپ کو وقت مطالعہ
رسالہ ہذا کے بخوبی معلوم ہو جاوے گا **مولوی صاحب کا قول** شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی رح عقد الجید میں لکھتے ہیں اعلم ان الاخذ بہذہ المذاهب الاربعة مصلحة
وفی الاعراض عنها کلها مفسدة عظیمة یعنی جان تو کہ بیشک ان چاروں مذہبوں کے
پکڑنے میں بڑی مصلحت ہے اور ان سب کے سب نہ پکڑنے میں بڑا فساد ہے **جواب**
کیوں جناب اس شاہ صاحب کی عبارت سے تقلید شخصی کیسے نکلی شاہ صاحب تو چاروں
مذہبوں کے پکڑنے میں مصلحت بتاتے ہیں اور چاروں سے اعراض میں مفسدہ بتاتے ہیں
بھلا تقلید شخصی کو اس عبارت سے کیا لگاؤ کیا علاقہ اس عبارت سے تو تقلید شخصی کی بنیاد ہی
اوکھڑ گئی ۵

	اوبجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں		لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا	

تقلید شخصی کو تو اسی عقد الجید میں شاہ صاحب نے حرام قرار دیا ہے حیث قال وفیمن
یکون عامیا ویقلد رجلا من الفقهاء بعینه الخ یعنی ابن حزم کا قول کہ تقلید حرام ہے
اوس شخص کے حق میں صادق آئیگا جو عامی ہو اور کسی فقیہ معین کی تقلید کرے آخر تک
عقد الجید ص ۴۶ اور اسی صفحہ کے آخر میں ہے وفی من لا یجوز ان یستفتی الحنفی مثلا فقیها
شافعیا وبالعکس الخ اور ابن حزم کا قول کہ تقلید حرام ہے اوس شخص کے حق میں بھی
صادق آئیگا جو حنفی کو جائز نہ سمجھے کہ وہ شافعی فقیہ سے فتوے پوچھے اور شافعی حنفی فقیہ
سے مسئلہ پوچھے آخر تک میں کہتا ہوں جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے عقد الجید کی عبارت سے
چند امر معلوم ہوئے **اول** یہ کہ تقلید ائمہ اربعہ کی مصلحت ہے نہ ہر ہر واحد کی اور

اوس ایمان کو پائیگا اگر آپکو اپنے ترجمہ کے غلط ہونے مین شبہہ ہو تو اور اہل علم سے دریافت کرلین یا مولوی رشید احمد صاحب سے خط لکھکر دریافت کرلین جبکہ ہمارے مخاطب صاحب کی ذاتی لیاقت و استعداد علمی کا حال معلوم ہوگیا تو اب جواب اس حدیث کا سنا چاہئے اس حدیث کو امام صاحب پر منطبق کرنا محض سینہ زوری ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رح کوفے کے رہنے والے تھے اور کوفہ فارس مین نہین اور اگر اصل کا خیال کیا جاوے تو اصل آپکی موافق قول صحیح و تحقیق مورخین کے کابل سے ہے آپکے دادا زوطی کابل کے رہنے والے تھے دیکھو تاریخ ابن خلکان و ابن خلدون مولوی عبد الحی صاحب مرحوم مقدمہ ہدایہ مین فرماتے ہین ابو حنیفہ هو النعمان بن ثابت بن زوطی بضم الزاء المعجمۃ وفتح الطاء المھملۃ وقیل بفتحتین کذا فی تعالیق الانوار علی الدر المختار ابن ماہ الامام الفقیہ الکوفی وجدہ زوطی من اھل کابل وقیل من اھل بابل الخ حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ جنکا نام نعمان ہے وہ کوفہ کے رہنے والے تھے اور آپکے دادا زوطی کابل کے تھے کہا گیا ہے کہ بابل کے تھے آخر تک مولوی عبد الحی صاحب نے اصل قول امام صاحب کے داد کی نسبت کابلی ہونے کا لکھا اور صیغہ قیل سے جو ضعف پر دلالت کرتا ہے اور قول بھی لکھے ہین جنکا کچھ اعتبار نہین ہے اور شہر کابل بالاتفاق اہل جغرافیہ فارس سے نہین ہے لہذا استدلال اس سے نہین ہو سکتا مفصل بحث اس حدیث کی اگر دیکھنے کا شوق ہو تو حصہ اول تعلیم المبتدی ہمارے شیخنا کا ملاحظہ فرمایئے **مولوی صاحب کا قول** حق اور ناحق مین ہرگز تمیز نہین کرتے بلکہ سخن حق کو بھی اپنے تعصب سے ناحق جانکر زنہار دل مین جگہہ نہین دیتے الخ **جواب** بیشک آج کل مقلدین متعصبین کا یہی شیوہ ہے کہ تعصب مذہبی سے حق بات کو نہین سنتے کیسی ہی احادیث صحیحہ اونکے سامنے پیش کی جائین بوجہ تقلید مذہبی کے اونکی طرف کان نہین دہرتے صم بکم عمی کے مصداق بن گئے ہین تقلید کی مہر اونکے دلون پر ایسی لگ گئی ہے کہ حق بات کی گنجایش نہین رہی وعلی قلوبہم غشاوۃ اعاذنا اللہ من ذلک التعصب المذھبی والحمیۃ الجاھلیۃ *

آمین آہستہ کہنا اور امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھنے کی کیا دلیل ہے جواب حنفیہ
کوئی حدیث صحیح آمین آہستہ کہنے اور پیچھے امام نہ پڑھنے کی بروئے تحقیق ثابت نہیں ہو
سکتی نہیں ہے اگر ہو تو اسکے کہنے سے چھپا رکھی ہے **مولویصاحب کا قول** والحمد
ہم مردہ ہوئی سنت کو زندہ کرتے ہین انتہٰی **جواب** بیشک ہندوستان کے کہ بلاد مذہب
عموما اور ممالک مغربی و شمالی جنمین بہ شد و مد بنارس سے ہے جہان خاص صحابہ سے سنت نبوی
مردہ ہے ان بلاد مین کوئی شافعی حنبلی بھی نہیں ہے اب موحدان سنت نبوی بالخصوص
سنت آمین بالجہر کو زندہ کرتے ہین اور ایسے نئے فساد کے زمانہ مین سنت پر عمل کرکے
سو شہید کا ثواب حاصل کرتے ہین الحمد ثبت انتہٰی **مولوی صاحب کا قول** اور نیز
اس لحاظ سے کہ یہان پر ان افعال کے کرنے سے فساد ہوتا ہے آمین آہستہ ہی کہنے وغیرہ
مین زیادہ ثواب ہے اور اسی پر علماء کا فتوے ہے **جواب** کیون جناب آمین بالجہر سے کون
فساد کرتا ہے جو آمین بالجہر سے پڑھتے ہیں یا اوسپر فساد کرتے کون ہے آپکے مولوی عبد الحی صاحب
اوسی فتاوی کے صفحہ ۴۵ مین لکھتے ہین **جواب نمبر ۶** باوجود علم اس امر کے کہ آمین بالجہر
کہنا فعل نبوی ہے اوس سے ناراض ہونا کام مسلمان کا نہیں اور اسی صفحہ مین یہ بھی ہے
آمین بالجہر کہنا پیغمبر صاحب کا فعل ہے اور یہ اسلام کی بات ہے اور صحیح حدیث ثابت
ہے اور حنفی بھی اس مضمون کو لکھتے ہین مگر اختلاف ہے اور بہت سے مسلمانون قدیم کا
یہ فعل ہے فقط مولوی عبد الحی صاحب کی عبارت سے چند امر معلوم ہوئے **اول**
یہ کہ آمین بالجہر کہنا فعل نبوی ہے **دوم** صحیح حدیث سے ثابت ہے **سوم** بہت سے قدیم مسلمانون
کا یہ فعل ہے **چہارم** آمین بالجہر سے ناراض ہونا مسلمان کا کام نہین اب اسی مولوی
عبد الحی صاحب کے فتوے سے آپ سمجھ جائین کہ آپکے بھائی بند جو آمین بالجہر سے پڑھتے
ہین اور اسپر فساد کرتے ہین وہ کون ہین **مولویصاحب کا قول** نیز اونکا ایک
سوال یہ بھی تھا الی قولہ **جواب نمبر ۶** آمین آہستہ کہنے سے گنہگار نہ ہوگا کیونکہ سنت

تقلید کسی شخص معین کی حرام ہے تو وہم اخذ کرنا مذہب ائمہ اربعہ کا بتی مصلحت مجتہد ذاتی
اور مصلحت کوئی دلیل شرعی نہیں ہے موہوم عبارت صفحہ ۶ جسکو تہا مارسنے نقل کیا ہے
سے واضح ہے کہ تقلید شخصی حرام ہے اس تحقیق سے آپکے حاشیہ نمبر ۱ کا بھی جواب ہوگیا ❊

مولویصاحب کا قول اور نیز انصاف مین لکھتے ہین دیا بجملة فالتمذهب للمجتهدین
سر الهمہ الله تعالی العلماء الخ **جواب** رسالہ انصاف کی عبارت سے بھی آپکے مدعا کو
کچھ علاقہ نہین ہے کیونکہ مجتہدین جمع ہے نہ مفرد جسکے معنی یہ ہین کہ بہت سے مجتہدین کے مذہب
اختیار کرنے مین ایک رہے تری تقلید شخصی سو شاہ صاحب اسکو خود ہی انصاف مین رد
کرچکے ہین دیکھو رسالہ انصاف صفحہ ۴۲ اور اسی رسالے کے صفحہ ۹۰ مین شاہ صاحب تقلید
کو محدثات صدی رابع سے قرار دے چکے ہین ذرا پورے رسالے کا مطالعہ فرمایئے ❊

مولوی صاحب کا قول نہ یہ اطاعت کرنا جیسا کہ آجکل بعض عوام نے آمین
بالجہر اور قرأة فاتحہ خلف الامام کی وجہ سے فتنہ اور فساد برپا کر رکھا ہے الخ **جواب**
سنت پر عمل کرنے کو فتنہ کہنا یہ آپ کا ہی کام ہے قول رسول اللہ صلعم کا یاد کیجئے من رغب
عن سنتی فلیس منی اعراض کرنا تو ایک طرف آپ تو عاملین سنت کو فسادی قرار دیتے
ہین انصاف سے کہئے آمین بالجہر کہنے سے کون دنگہ فساد کرتا ہے آپکے مذہب والے یا
اہلحدیث آمین بالجہر کہنے کے باعث سے مسجدون سے کون نکالتا ہے آپکے مذہب والے
یا اہلحدیث فساد کرین آپ اور لگادین مظلومون کے ذمہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالے نے
اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انھم ھم المفسدون
ولکن لا یشعرون ❊ **ترجمہ** یعنی جب انکو کہا جاتا ہے زمین مین مت فساد کرو تو کہتے
ہین سوا اسکے نہین کہ ہم سنوارتے ہین خبردار ہو بیشک وہی ہین فساد کرنے والے اور لیکن نہین
سمجھتے امام ابو حنیفہ رح پر کوئی لعن طعن نہین کرتا یہ آپکا خیال خام ہے رہی بحث جرح تعدیل کی سو یہ
کسی اہل تحقیق کے نزدیک لعن وطعن مین داخل نہین ہے **مولویصاحب کا قول**

یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خبر دی ہمکو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حدیث
بیان کی ہمسے ابو الحسن موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے جابر بن
عبد اللہ سے نبی سے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے بس بیشک امام کی
قرات اوسکے واسطے قرات ہے یعنی اوسکو قرات کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے
حدیث موطا امام محمد وغیرہ کتب حدیث مین ہے اور یہ حدیث خاص ہے اور حدیث
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب اور حدیث کل صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج
عام ہین لہذا اس سے انکی تخصیص کی جائیگی یعنی بدلیل اس حدیث کے حدیث لا صلوٰۃ
الخ اور حدیث کل صلوٰۃ الخ مقتدی پر الحمد کا پڑھنا واجب نہ ہوگا جواب واہ جناب
کیا خوب اور علوم فنون مین تو جیسی آپکی مہارت تھی معلوم ہو چکی اب اصول مین بھی
آپنے کلام کیا ہے پہلے یہ تو فرمایئے لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب یہ حدیث کس کتاب مین
ہے اور حدیث کل صلوٰۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج یہ کس کتاب حدیث
مین ہے جن الفاظ سے آپ نے یہ دو حدیثین لکھی ہین ان الفاظ سے یہ حدیثین کسی کتاب
حدیث مین نکالدین تو ہم آپکی حدیث دانی کی داد دین و لم تفعلوا ولن تفعلوا فنتار
جناب من یہ حدیثین کتب حدیث مین دوسرے لفظون سے آئی ہین ذرا کتب حدیث
کی طرف رجوع کیجیے آج تک کسی اہل تحقیق نے حدیث عبادہ کو عام کہا ہے جو آپ کہ
رہے ہین جناب من حدیث جابر کی جسکو آپ نے نقل فرمایا ہے مطلق ہے شامل سب قرأۃ فاتحہ
وغیرہ فاتحہ کو اور حدیث عبادہ کا اطلاق حدیث جابر کا جاتا رہا و معہذا حدیث جابر کی
ضعیف ہے کما سیجئی تفصیلہ مولوی صاحب کا قول اگر کوئی کہے کہ آپ تو اس
حدیث کو صحیح کہتے ہین اور حافظ ابن حجر نے تو اسکے کل طرق کو معلول کہا ہے تو ہم کہینگے
کہ ابن حجر کا اسکے کل طرق کو معلول کہنا محض بیجا ہے کیونکہ بہت طریق اسکے صحیح ہین الخ
جواب حافظ ابن حجر محقق تھے عارف علل و اسباب جرح تھے کم سے کم ایک لاکھ

ہے الخ **جواب** مولوی عبدالحی صاحب مرحوم نے یہ ہرگز نہین لکھا (کیونکہ وہ سنت ہے) یہ حضرت پانی پتی صاحب کی زیادتی ہے ایسے ہی حاشیہ پر فتاوی کا جو صفحہ لکھا ہے اوسمین بھی مغالطہ دیا ہے یہ سوال وجواب مولوی عبدالحی صاحب کا صفحہ ۴۵ مین ہے نہ صفحہ ۲۵۲ میں۔ علامہ مسلمین حضرت کی دیانت کی ذرا داد دین کیون جناب یہ کمی بیشی وتحریف کسکا شیوہ ہے پہلے تو آمین بالجہر سے چڑھتے ہین ایک خصلت ایک قوم کی آپ لوگون نے اختیار کی تھی اب دوسری خصلت بھی آزمائی منظور ہے ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ **واضح** ہو کہ جناب مولوی عبدالحی صاحب مرحوم آمین بالجہر کی روایت کو راجح قرار دے چکے ہین اور اونکا یہی مذہب تھا جناب مولوی صاحب مرحوم تعلیق الممجد موطا امام محمد کے حاشیہ مین فرماتے ہین والانصاف ان الجہر قوی من حیث الدلیل یعنی انصاف کی بات یہ ہے کہ آمین زور سے کہنا دلیل کی حیثیت سے قوی ہے تعلیق الممجد صفحہ ۱۰۱ مولوی صاحب کا **قول** اس جواب سے آمین بالجہر کہنے سے آمین آہستہ کہنے مین ثواب کا زیادہ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے **جواب** مولوی صاحب مرحوم کی عبارت سے آمین آہستہ کہنے مین ثواب کا زیادہ ہونا مطلقاً ہرگز نہین ثابت ہوتا بلکہ ایک خاص حالت مین یعنی خونریزی فتنہ وفساد مین سو ظاہر ہے کہ آمین بالجہر سے چڑھنا اسپر فتنہ فساد کرنا مسلمان کا کام نہین ہے یہ کفار کا شیوہ تھا سو مسلمان کو ضرورت کیا پڑی ہے کہ ایسے لوگون کے یہان جاوین جو سنن رسول رسول کریم کے دشمن ہون اور نواب صاحب مرحوم کی عبارت جو آپنے پیش کی ہے اوسکا جواب اول تو یہ ہے کہ اہلحدیث نواب صاحب مرحوم کے مقلد نہین ہین جو اونکی ہر بات کے پابند ہون یہ کام مقلدین کا ہی ہے اہل حدیث کا مذہب تو قرآن حدیث ہے جسکا قول قرآن وحدیث کے موافق ہوگا لیا جائیگا والا کالا بدبریش خاوند دوم مطلب نواب صاحب کی عبارت کا بھی وہی ہے جو مولوی عبدالحی صاحب کی عبارت کا مطلب ہے یہانتک تو جواب مولوی پانی پتی کی تمہیدات کا تھا اب جو مولوی صاحب نے دلائل ترک قرأۃ خلف امام پیش کیے ہین اونکا جواب سُننا چاہیے **مولوی صاحب کا قول**

عبد الحمید ثنا ابو نعیم ثنا الحسن بن صالح عن ابی الزبیر عن جابر فذکرہ و مسندہ
حدیث جابر الاول صحیح علی شرط الشیخین والثانی علی شرط مسلم + ترجمہ قول
اونکا بیشک حفاظ جنکو انہون نے کہا ہے انہون نے اس حدیث کو مرفوع نہین
کہا غیر صحیح ہے احمد بن منیع نے اپنی مسند مین کہا ہے ہمکو اسحق ازرق نے حدیث دی ہم سے
سفیان اور شریک نے حدیث بیان کی وہ موسی بن ابی عایشہ سے وہ عبد اللہ بن شداد
سے وہ جابر سے جابر نے کہا حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا جسکا امام ہو تو امام کی قراۃ اوسکی
قراۃ ہے کہا اور ہم سے حدیث بیان کی جریر نے وہ موسی بن ابی عایشہ سے وہ عبد اللہ
بن شداد سے وہ نبی صلعم سے پس اسکو ذکر کیا اور جابر سے نہین ذکر کیا اور اسکو عبد بن حمید
نے روایت کیا ہم سے حدیث بیان کی ابو نعیم نے کہا ہم سے حدیث بیان کی حسن بن
صالح نے وہ ابی الزبیر سے وہ جابر سے پس اسکو ذکر کیا اسناد حدیث جابر کی اول
شرط شیخین پر ہے اور دوسری مسلم کی شرط پر یہ عبارت فتح القدیر جلد اول مطبوعہ
منشی نول کشور کے صفحہ ۱۳۹ مین ہے اور مولوی عبد الحی صاحب نے بھی اس عبارت کو امام
الکلام صفحہ ۲۳ مین نقل کیا ہے عبارت فتح القدیر سے صاف ظاہر ہے کہ جو روایت مسند
احمد بن منیع مین ہے اسکو شیخ ابن الہمام نے شیخین کی شرط پر کہا ہے نہ روایت امام محمد
والی کو کیونکہ امام محمد کی سند کے راوی صحیحین مین نہین ہین نہ امام محمد نہ ابو حنیفہ نہ
ابو الحسن پھر یہ حدیث کیسے صحیحین کی شرط پر ہو سکتی ہے کچھ تو غور فرمایئے رہا جواب قول
ابن الہمام کا سو آیندہ آئیگا فقط **مولویصاحب کا قول** پھر اگر کوئی کہے کہ اگرچہ ابن
ہمام وغیرہ نے اس طریق کو صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے لیکن ہمکو تو اوسکی صحت مین کلام
ہے کیونکہ اسمین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہین اور اونکو دارقطنی نے ضعیف فی الحدیث
اور نسائی ضعیف از جانب حفظ اور بعض نے صاحب رائے اور قیاس اور غیر حافظ الحدیث
اور بعض نے مشتغل بالفقہ اور بعض نے غیر ملاقی بائمہ حدیث اور آخذ عن فقط حماد اور

حدیث مع سند یاد رکہتے تھے سخاوی مؤلف فتح المغیث جیسے لوگ انکے شاگرد تھے سیوطی جیسے محقق کو حافظ ابن حجر کی تلمذ پر ناز ہے ایسے محقق کا قول معتبر ہوگا یا آپ جیسے آدمی کا جو حدیث کا ترجمہ صحیح نہ کرسکے جسکو یہ نہ معلوم ہو کہ (نیل) کے معنی پانی کے ہین یا جا پہونچنے کے اور الوصول الحدیث صحیح ہے یا اصول الحدیث —

لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کسی حدیث کے لفظ ہین یا نہین وغیرہ وغیرہ - طرفہ یہ کہ حافظ ابن حجر نے ہی یہ نہین کہا بلکہ امام الائمہ امام بخاری جو قبلہ محدثین ہین انہوں نے بھی اس حدیث کی نسبت کہا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوئی اور حافظ عماد ین کثیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث کا کوئی طریقہ صحیح نہین پھر اب آپ ہی انصاف سے کہئے ان محققین حفاظ حدیث کا قول مانا جاوے یا آپ سے آدمی کا **مولویصاحب کا قول** اور انھین مین سے یہ ایک طریق جو یہان ذکر کیا گیا ہے ایسا صحیح ہے کہ محقق کمال الدین ابن الہمام اور احمد بن منیع ترمذی کے شیخ وغیرہما نے اسکو صحیح اوپر شرط بخاری اور مسلم کے کہا ہے جواب یہ آپ کا کمال الدین ابن الہمام اور احمد بن منیع پر محض بہتان ہے شیخ ابن الہمام یا احمد بن منیع نے ہرگز اس طریق کو بخاری و مسلم کی شرط پر نہین کہا خدا جانے آپ لوگ ایسی جرارت کرتے ڈرتے نہین کیا انکو آخرت کا ڈر نہین تو اہل علم سے حیا کیا ہوتا اپنی ہوائے نفسانی کے لئے ایسا صریح جھوٹھ بولنا اہل علم سے بہت بعید ہے شیخ ابن الہمام فتح القدیر مین فرماتے ہین قوا ہم ان الحفاظ الذین عدوھم لم یرفعوہ غیر صحیح قال احمد بن منیع فی مسندہ انا اسحاق ازرق ثنا سفیان و شریک عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ قال وحدثنا جریر عن موسی بن ابی عائشۃ عن عبد اللہ بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرہ ولم یذکر عن جابر ورواہ

مولوی عبدالحی صاحب کی نقل کافی نہیں ہے جب تک اور کسی کتاب میں عبارت موجود
نہو کیونکہ مولوی عبدالحی صاحب عبارات میں بہت قطع برید کرتے ہیں جسکو اسمین شک ہے
وہ ہمارے مولانا محمد سعید صاحب کے رسالہ اقبال الحی واتبیع والرہی کا ملاحظہ کرے
ہان اگر آپ کسی کتاب اصول حدیث سے نسائی کا متعنت ہونا ثابت کردین تو تسلیم کرینگے
لائو نہ ہوگا یہ الا بد و نہ خرط القتاد دعوی دوم کا جواب یہ ہے کہ آج تک کسی
اہل اصول نے یہ نہین لکھا کہ متعصب و متعنت کی جرح مقبول نہین ہوتی بلکہ اہل اصول
نے تصریح کی ہے کہ اگر متعنت نے کسی راوی پر جرح کی ہے تو دیکھا جائیگا کہ اس جرح
مین یہی متعنت متفرد ہے یا اور بھی کوئی اوسکا شریک ہے اگر کوئی دوسرا محدث بھی
جرح مین شریک ہوگا تو جرح متعنت کی معتبر ہوگی حافظ سخاوی فتح المغیث مین فرماتے
ہین قسم منہم متعنت فی الجرح متثبت فی التعدیل یغمز الراوی بالغلطتین والثلث
ویلین بذلک حدیثہ فہذا اذا وثق شخصا فعض علی قولہ بنواجذک وتمسک بتوثیقہ واذا ضعف رجلا فانظر ہل
وافقہ غیرہ علی تضعیفہ فان وافقہ ولم یوثق ذالک الرجل احد من الحذاق فہو ضعیف
وان وثقہ احد فہذا ہو الذی قالوا لا یقبل فیہ الجرح الا مفسرا یعنی لا یکفی فیہ
قول ابن معین مثلاً ہو ضعیف ولم یبین سبب ضعفہ ترجمہ ایک قسم جارحین سے
متعنت ہین جرح مین متثبت ہین تعدیل مین دو تین غلطیون کی وجہ سے راوی کو
عیب لگا دیتے ہین پس یہ جب کسی آدمی کی توثیق بیان کرے تو اوسکو دانتون سے
خوب مضبوط پکڑ اور اوسکی توثیق سے تمسک پکڑ اور جب کسی آدمی کو ضعیف ٹھہرا دے
تو دیکھ کیا اور بھی کوئی اسکے ضعیف ٹھہرانے مین موافق ہوا ہے پس اگر کوئی دوسرا
بھی اوسکے موافق ہوا ہے اور کسی آدمی نے حذاق سے اسکی توثیق نہین کی پس وہ ضعیف
ہے اور اگر کسی نے اوسکی توثیق کی ہے پس یہ وہ ہے کہ جسکے بارے مین محدثین نے کہا ہے کہ
نہین قبول کی جائیگی اسمین جرح مگر مفسر یعنی قول ابن معین مثلاً نہین کفایت کریگا

بعض نے آپکو اور آپکے شیخ حماد اور آپکے صاحبین کو مرجیہ کہا ہے تو اول تو ہم یہ کہین گے
کہ مقبولیت جرح مین جارح کا غیر متعصب اور غیر متعنت اور متشدد فی جرح الرجال
ہونا ضرور ہے کما ہو مصرح فی کتب[۱] الوصول الحدیث پس جرح دارقطنی کا بوجہہ اوسکے
متعصبین مین سے ہونے کے اور جرح نسائی کا بوجہہ محدثین کے اوسکو متعنتین اور
متشددین مین شمار کرنیکے ہرگز مقبول نہوگا الخ **جواب** اس جگہہ آپ نے دو دعوے
کیے ہین **اول** یہ کہ دارقطنی متعصبین سے ہے اور نسائی متعنتین سے **دوم** یہ کہ متعصب
اور متعنت کی جرح مقبول نہین ہوتی مگر دونون دعونپر آپ نے کوئی دلیل قایم
نہین کی آب مین کہتا ہون دونون دعوے آپکے غلط ہین دارقطنی کو کسی کتاب اصول
حدیث مین متعصب نہین لکہا اور نہ کسی محدث نے امام دارقطنی کو متعصب کہا ہے
بلکہ کتب اصول مین دارقطنی و ابن عدی و امام احمد کو معتدلین سے شمار کیا ہے سخاوی
فتح المغیث مین فرماتے ہین وقسم معتدل کا حمد والدارقطنی وابن عدی یعنی ایک قسم
روایت مین کلام کرنے والون کی معتدل ہے جیسے امام احمد اور دارقطنی اور ابن
عدی یہ عبارت فتح المغیث مطبوعہ مطبع انوار محمدی صفحہ ۴۸۳ مین ہے اور آپکے مولوی عبد الحی
صاحب نے بھی اپنے رسالے الرفع والتکمیل مین جو آپ کا ماخذ ہے اس عبارت کو
ذکر کیا ہے اور اسپر سکوت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دارقطنی کا معتدلین ہونا
اونکے نزدیک بھی مسلم ہے۔ اور مقلدین مثل عینی وبحر العلوم وغیرہما کا دارقطنی کو متعصب کہنا
لائق سند نہین کیونکہ انکے امام کو دارقطنی نے ضعیف کہا ہے اب اونکے مقلد دارقطنی کو
جو چاہین کہین ہان کسی کتاب اصول حدیث سے دارقطنی کا متعصب ہونا دکھلا دین
تو البتہ ایک بات ہے رہے نسائی سو انکو بھی کسی محدث نے متعنت نہین کہا بلکہ جرح
تعدیل مین تو انکا مذہب متسع ہے مولوی عبد الحی صاحب نے جو بذل الماعون سے
ایک عبارت نقل کی ہے اوس نقل مین ہمکو چند وجہ سے کلام ہے اول تو یہ کہ لفظ

[۱] فی کتب الوصول دیکھیے حضرت کی استعداد علمی کہ ابھی تک آپکو معلوم نہین کہ لفظ اصول یا وصول اور مضاف پر بھی الف و لام داخل ہوتا ہے یا نہین ۱۲ منہ

[۲] ابھی تک آپکو یہ معلوم نہین کہ جرح کا لفظ محاورہ اردو مین مذکر ہے یا مونث ۱۲ منہ

اگر فرض بھی کر لیا جاوے کہ نسائی متعنتین سے ہین تو بھی جرح انکی مقبول ہے کیونکہ جرح
نسائی کی مفسر ہے نہ مبہم اور جرح متعنت کی جو مفسر ہو وہ مقبول ہے اسکا ثبوت
فتح المغیث کی عبارت سے پہلے گذر چکا ' دوسرا سوا ے نسائی کے اور محدثین نے بھی امام
ابوحنیفہ رہ پر جرح کی ہے امام ذہبی میزان الاعتدال میں ترجمہ اسمعیل بن حماد مین
فرماتے ہین اسمعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی عن ابیہ عن جدہ قال ابن
عدی ثلاثتہم الضعفاء یعنی ابن عدی محدث (جو معتدل ہے تعدیل مین ہین) نے
کہا کہ اسمعیل اور حماد اور نعمان تینون ضعیف ہین - این خانہ ہمہ آفتاب است
ابن عدی نے بھی امام صاحب کو ضعیف ٹھہرایا - اسی میزان مین امام ابوحنیفہ کا یون
ترجمہ ہے النعمان بن ثابت بن زوطی ابو حنیفۃ الکوفی امام اہل الرای ضعفہ
النسائی من جہت حفظہ وابن عدی وآخرون الخ یعنی آپکو نسائی و ابن عدی و
دوسرون نے باعث خراب حافظہ کے ضعیف کہا ہے - میزان الاعتدال کی عبارت
سے معلوم ہوا کہ نسائی نے ہی امام صاحب کو آپکے حافظہ خراب ہونیکی وجہ سے ضعیف
نہین کہا بلکہ ابن عدی و دوسرے لوگون نے بھی کہا ہے -- مفصل ترجمہ امام ابوحنیفہ صاحب
کا جو صاحب دیکھنا چاہین وہ ہمارے مولانا محمد سعید صاحب کا رسالہ الشبع والری دیکھین
مین اپنے مخاطب صاحب سے بھی التماس کرتا ہون کہ آپ بھی ضرور رسالہ الشبع والری کا
ملاحظہ فرما دین تاکہ آپکو مفصل ترجمہ امام صاحب کا معلوم ہو جاوے چونکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی کی عبارت سے آپ اکثر احتجاج کیا کرتے ہین اور انکو آپ فریقین کے
نزدیک معتبر ٹھہرا چکے ہین اسلئے اونکی ایک عبارت امام ابوحنیفہ کے بارے مین
پیش کرتا ہون شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مصفّٰے شرح موطا مین فرماتے ہین ..
در اثر تبع تابعین نبودند مگر ابوحنیفہ و امام مالک آن یک شخصے است کہ روس محدثین
مثل احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و دارمی یک حدیث

کہ وہ راوی ضعیف ہے اور اوسکے ضعف کا سبب بیان نہین کیا یہ عبارت فتح المغیث
کے صفحہ ۴۸۲ مین ہے۔ عبارت فتح المغیث سے ظاہر ہے کہ متعنت کی جرح اوسوقت قبول
ہوگی جب دوسرا اوسکے شریک ہو اگر دوسرا نہ شریک ہو تو دیکھا جائیگا کہ جرح متعنت کی مفسر
ہے یا غیر مفسر اگر مفسر ہے تو قبول کی جاویگی والا لا بعد اس تمہید کے مین کہتا ہون کہ دارقطنی
تو متعنتین سے ہین اونکی جرح بیشک مقبول ہے اگر کوئی کہے جیساکہ ہمارے مخاطب نے کہا ہے
کہ دارقطنی کی جرح تو معتبر نہین کیونکہ یہ جرح مبہم ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ جو عارف
اسباب جرح و تعدیل ہو اوسکی جرح و تعدیل مبہم بھی معتبر ہے حافظ سخاوی فتح المغیث
مین فرماتے ہین واختارہ القاضی ابو بکر الباقلانی ونقل عن الجمہور فقال قال الجمہور
من اہل العلم اذا جرح من لا یعرف الجرح یجب الکشف عن ذلک ولم یوجبوا ذلک
علی اہل العلم بہذا الشان قال والذی یقوی عندنا ترک الکشف عن ذلک
اذا کان الجارح عالما۔ حاصلکلام امام سخاوی کا جسکو انھون نے قاضی ابوبکر سے
نقل کیا ہے یہ ہے کہ جو عالم اس شان کا ہو اوسپر سبب جرح کا بیان کرنا کچھ ضروری نہین اوسکی
جرح بغیر سبب کے معتبر ہے یہ عبارت فتح المغیث صفحہ ۱۳۰ مین ہے اور دوسری جگہہ اسی
کتاب مین ہے وان المعتمد قبولہما من العارف باسبابہما بدون تفسیر یعنی معتمد قبول
کرنا ہے جرح تعدیل کا بدون تفسیر کے اوس سے جو عارف ہو اسباب ان دونو نکا
اب دیکھا جاوے کہ دارقطنی کیسے بڑے امام اس فن کے تھے فتح المغیث مین دارقطنی کے
حق مین کہا ہے کہ معرفت علل کی انھین پر ختم ہوئی دیکھو فتح المغیث صفحہ ۴۸۹ اور ترجمہ
دارقطنی جو دارقطنی مطبوعہ مطبع فاروقی مین ملحق ہے اور نیز ناظر سنن دارقطنی پر مخفی نہین کہ
دارقطنی نے تضعیف امام ابو حنیفہ کا سبب بھی بتا دیا ہے جابجا اپنی سنن مین کہا ہے کہ
وہمہم ابو حنیفہ یعنی یہ غلطی ابو حنیفہ کے وہم سے پیدا ہوئی ہے دیکھو دارقطنی صفحہ ۱۶۱
اب رہی جرح نسائی کی وہ بھی مقبول ہے کیونکہ نسائی کا متعنتین سے ہونا ثابت نہین ہوا

اسحاق عن احمد کان ابو یوسف منصفا فی الحدیث اما محمد بن الحسن وشیخه فکانا مخالفین للاثر وقال سعید بن عمرو البردعی سمعت ابا زرعة الرازی یقول کان محمد بن الحسن جهمیا کذا شیخه وکان ابو یوسف بعیدا من التجهم وقال زکریا الساجی کان مرجیا وقال محمد بن سعد الصوفی سمعت یحیی بن معین یرمیه بالکذب وقال الاحوص بن الفضل العلائی عن ابیه حسن اللؤلؤی ومحمد بن الحسن ضعیفان وکذا قال معاویة بن صالح عن یحیی بن معین وقال ابن ابی مریم لیس بشئ ولا یکتب حدیثه وقال عمرو بن علی ضعیف وقال ابو داؤد لا شئ ولا یکتب حدیثه وذکره العقیلی فی الضعفاء وقال حدثنا احمد بن محمد بن صدقة سمعت العباس الدوری یقول سمعت یحیی بن معین یقول جهمی کذاب ومن طریق اسد بن عمرو قال هو کذاب ومن طریق منصور بن خالد سمعت محمدا یقول لا ینظر فی کلامنا من یرید الله تعالی ومن طریق عبد الرحمن بن مهدی دخلت علیه فرایت عنده کتابا فنظرت فیه فاذا هو قد اخطا فی الحدیث قاس علی الخطا فوقفته علی الخطاء فرجع وقطع من کتابه بالمقراض عدة اوراق فقط اس عبارت حافظ ابن حجر سے امام محمد کا حال معلوم کر کے خاموش ہو جایئے اور یہ عبارت لسان المیزان (جو کتب خانہ محمودیہ مدینہ منورہ میں ہے) کے ورق ۱۲۹ میں ہے آپ لکھنؤ میں بھی لسان المیزان مولوی عبد الحی صاحب کے کتب خانہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ **مولویصاحب کا قول** ہم کہیں گے قطع نظر اس سے کہ مراسیل ہمارے یہاں حجت ہیں الی قولہ ارسال کو بھی صواب نہ فرماتے **جواب** جمہور محدثین کے نزدیک مرسل حجت نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک بھی مراسیل ضعیفہ حجت نہیں ہیں دارقطنی کو امام صاحب سے کیا کسیکے مذہب سے بھی تعصب نہیں۔ دارقطنی تو محقق ہیں جس درجہ کی حدیث ہوتی ہے اوسپر وہی حکم لگاتے ہیں دارقطنی کا علم تو بہت وسیع تھا اونے طالب العلم اس بات کو جانتا ہے کہ مرسل حنفیہ کے یہاں حجت ہے آپکا یہ کہنا کہ دارقطنی اگر جانتے کہ مرسل حنفیہ کے یہاں حجت ہے الخ محض تعصب وغ

از روے ورکتابہاے خود روایت نہ کردہ اند و رسم روایت حدیث از روے بطریق ثقات جاری نشدہ وآن دیگر شخصے است کہ اہل نقل اتفاق دارند بران کہ چون حدیث بروایت او ثابت شدہ بدرجہ اعلی صحت رسیدہ + اب آپ ہی انصاف فرمایئے کہ امام ابو حنیفہ کے بارے مین شاہ صاحب نے کسکو ڈگری دی ہے - اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ یحیی بن معین وعلی بن مدینی نے امام صاحب کو ثقہ کہا ہے یہ بات محض بے سند ہے امام ابن جوزی نے یحیی بن معین اور ابن مدینی سے تضعیف امام ابو حنیفہ کی اپنی کتاب منتظم مین بسند متصل نقل کی ہے اور عبارت منتظم کی رسالہ التشیع والرد کے صفحہ ۱۵ مین مذکور ہے معہذا جرح مقدم ہوتی ہے تعدیل پر باقی آپکے اقوال کا جواب ہماری تحقیق مین آگیا رہی جروح اربعہ جسکو آپ نے اور مولوی عبد الحی نے نقل کیا ہے (یعنی صاحب رائے اور مشتغل بالفقہ وغیر ملاقی بائمہ حدیث ومرجیہ ہونا) چونکہ اہل تحقیق کے نزدیک یہ جروح مین داخل ہی نہین ہین اس لیے کسی اہل حدیث نے ان جروح کے باعث سے امام صاحب کو ضعیف نہین کہا لہذا انکے بارے مین جو کچھ آپ نے دو صفحہ مین خامہ فرسائی کی اُسکی تردید نہ کیا گیا ایک راوی اس حدیث مین جسکو آپ نے نقل کیا ہے اور ضعیف ہین یعنی امام محمد حافظ ذہبی میزان الاعتدال مین فرماتے ہین محمد بن الحسن الشیبانی ابو عبد اللہ احد الفقہا لینہ النسائی وغیرہ من قبل حفظہ یعنی نسائی وغیرہ نے آپکو بجہت کمی حافظہ کے ضعیف کہا ہے حافظ ابن حجر لسان المیزان مین فرماتے ہین ونقل ابن عدی عن اسحاق بن راھویہ سمعت یحیی بن آدم یقول کان شریک لا یجیز شہادۃ المرجیۃ فشھد عندہ محمد ابن الحسن فرد شہادتہ فقیل له فی ذلك فقال انا لا اجیز شہادۃ من یقول الصلوۃ لیست من الایمان ومن طریق ابی نعیم قال قال ابو یوسف محمد بن الحسن یکذب علی قال ابن عدی ومحمد لم یکن له عنایۃ بالحدیث وقد استغنی اھل الحدیث عن تخریج حدیثہ وقال ابو اسمعیل الترمذی سمعت احمد بن حنبل یقول کان محمد بن الحسن فی الاول یذھب مذھب جہم الجہمی فقال حنبل بن

خبر دی ہمکو ابو نعیم نے کہا خبر دی ہمکو حسن بن صالح نے ابو الزبیر سے حضرت جابر سے مرفوعاً
مثل اسکے **جواب** مولوی عبد الحی صاحب نے اپنے رسالہ امام الکلام مین اس روایت
کو موقوفاً نقل کیا ہے نہ مرفوعاً اور نسخون صحیحہ فتح القدیر مین بھی موقوفا ہے نہ مرفوعاً اگر مرفوع
بھی مانی جاوے تو بھی ضعیف ہے کیونکہ امام بخاری نے رسالہ جزء القراۃ مین فرمایا ہے کہ ابو الزبیر کو جابر سے سماع نہین ہے
مولویصاحب کا قول تو کلام دارقطنی کا مردود ہوا اور رفع کرنا اس حدیث کا بہت سے حفاظ سے ثابت ہوا الخ •
جواب ہماری تحقیق سے کلام دارقطنی بحال رہا سوائے ابوحنیفہ و حسن بن عمارہ کے کسی نے اس حدیث کو مرفوع متصل نہین
ذکر کیا من یدعی ذلک فعلیہ البرہان • **مولویصاحب کا قول** پھر اگر کوئی کہے کہ اچھا
ہم نے مانا کہ یہ حدیث صحیح اور مرفوع رہی لیکن چونکہ بموجب اس حدیث کے امام کی قرات
مقتدی کی قرات ہے تو پھر امام کے پیچھے ثنا اور تشہد وغیرہ بھی پڑھنے کی کچھ حاجت نہین تو
پھر حنفی لوگ کیون پڑھتے ہین تو ہم کہین گے کہ یہ اعتراض آپکا باعث نہ جاننے محاورہ عرب
کے ہے اجی حضرت حدیث مین لفظ قرأت ہے اور زبان عرب مین اطلاق لفظ قرارت کا فقط قرآن
یا کتاب پڑھنے ـــــ پر یا کسیکا سلام کسی کو پہنچانے کے وقت ہوتا ہے الی قولہ اور اگر آپ کو
اس حدیث کے ان معنون کا انکار ہو تو آپ ثنا وغیرہ کے پڑھنے پر لفظ قرارت کا اطلاق
کتب ملیہ سے ثابت کر دیجئے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا انشاء اللہ • **جواب** جناب حضرت مولویصاحب
نے یہان پر محاورات عرب مین بھی دخل دیا ہے اور علوم مین تو آپکا حال ناظرین نے معلوم
کر لیا تھا اب آپکے محاورات لغت وکتب فقہی کا حال بھی ناظرین ملاحظہ فرماوین افسوس کہ مولوی
صاحب کو اپنی کتب پر بھی نظر نہین خاکسار کتب فقہ سے ہی اس محاورہ کا ثبوت پیش کرتا ہے
کہ سبحانک اللہم پر جو دعاے ثنا ہے اطلاق قرأت کا آتا ہے ہدایہ جلد اول مین ہے ولہما
روایۃ انس ان النبی علیہ السلام کان اذا افتتح الصلوۃ کبر وقرء سبحانک اللہم
وبحمدک الی اٰخرہ یعنی امام ابوحنیفہ و امام محمد کی دلیل روایت انس رض کی ہے کہ بیشک
نبی صلعم جب شروع کرتے تھے نماز کو اللہ اکبر فرماتے اور پڑھتے سبحانک اللہم وبحمدک

نفسانیت سے ہے **مولویصاحب کا قول** دیکھو احمد بن منیع جو کہ ترمذی کے شیخ ہین
اپنی سند مین کہتے ہین حدیث بیان کی ہم سے اسحاق ازرق نے کہا حدیث بیان کی ہم
سفیان ازرق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سفیان اور شریک نے موسی بن ابی عایشہ سے
عبد اللہ بن شداد سے حضرت جابر رضہ سے کہا فرمایا رسول اللہ نے من کان لہ امام فقرأۃ
الامام لہ قرأۃ **جواب** اس روایت کو آپ نے ابراز الحق مین بھی بڑی دھوم دھام
سے ذکر کیا ہے اور کہا ہے (کہ ذرا کوئی بتلا دے تو کہ اسمین کیا ضعف ہے) آپ نے قراۃ فاتحہ
خلف امام کے نسبت جو کچھ رسالہ ابراز الحق مین لکھا ہے بن چاہتا ہون کہ اوسکا جواب
بھی اسی رسالہ مین دیا جائے لہذا آپ کے اوس رسالے کے بھی اقوال نقل کئے جاوینگے اب
جواب سنئے کہ مسند احمد بن منیع مین یہ روایت اس طرح سے نہین ہے بلکہ اوسمین بھی مرسل ہے
یہ آپ کا احمد بن منیع پر افترا ہے اگر سچے ہین تو مسند احمد بن منیع دکھا دیجئے یا اوسکا کہین نشان
دیجئے کسی نسخے غلط سے پہلے یہ وہم ابن ہمام کو ہوا ہے پھر جسنے نقل کیا ہے اوسی سے نقل کیا
ہے اصل نسخون صحیحہ مین اس روایت کا نشان تک نہین ہے آپ ہی بتلا سیئے یہ سفیان ازرق
کون ہین اسکا ذکر تو شیخ ابن ہمام نے بھی نہین کیا یہ محض آپکی زیادتی ہے **مولویصاحب
کا قول** اور حدیث بیان کی ہم سے جریر نے موسی بن ابی عائشہ سے عبد اللہ بن شداد
سے مرفوعًا لیکن ذکر کیا حدیث کو اور لفظ عن جابر کو ذکر نہین کیا ٭ **جواب** یہ روایت
بھی جس طرح آپ نے ذکر کی ہے مسند احمد بن منیع مین نہین ہے ہان صاحب فتح القدیر نے
اس روایت کو بحوالہ مسند احمد بن منیع ذکر کیا ہے اور فتح القدیر مین مرفوعًا کا ذکر
نہین۔ عبد اللہ بن شداد حضرت سے بلا واسطہ جابر صحابی کے نقل کرتے
ہین ظاہر ہے کہ عبد اللہ بن شداد تابعی ہین نہ صحابی لہذا یہ روایت بھی مرسل ٹھہری نہ
مرفوع متصل **مولویصاحب کا قول** اور روایت کیا اسکو عبد بن حمید نے کہا

جواب تقدیر پر امام کی قراءت امام ہی کے واسطے ہوئی تو مقتدی حکم مین منفرد کے ہوا الخ
امام کی قراءۃ امام کے لئے ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ مقتدی منفرد کے حکم مین ہو جاوے جیسے
آپ فرماتے ہین اگر ایسا ہوتا تو مقتدی کو چاہیے تھا کہ امام کے پیچھے محض ساکت صامت کھڑا
رہتا ثنا سورہ فاتحہ تسبیحات التحیات کچھ امام کے پیچھے نہ پڑھتا بلکہ امام مقتدی امور کے قراءت
مقتدی کو منفرد نہین بناتی تو فقط امام کی قراءت کیسے مقتدی کو منفرد بنا دیگی اور اگر کوئی
کہے کہ پھر مقتدی سورہ کیون نہین پڑھتا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ نماز سریہ مین تو مقتدی
سورہ پڑھتا ہے مگر نماز جہری مین شارع نے منع فرما دیا سورہ کا پڑھنا مقتدی کے لئے
حالت جہر مین شارع نے مستثنی کر دیا اسلئے مقتدی سورہ حالت جہر مین نہین پڑھتا ورنہ
سورہ بھی ضرور پڑھتا **مولویصاحب کا قول** وجہ دوم یہ کہ اس حدیث مین لفظ من شرطیہ
ہے تو جملہ من کان له امام شرط ہے فان قراۃ الامام له قراۃ جزا تو اگر جملہ ثانی کا جزا امام قرار دیا جاوے
تو جملہ فان قراۃ الامام جزا شرط کی نہین ہو سکتا الخ **جواب** کیون جناب کچھ تو سبب کیا وجہ کہ جملہ
ثانی جزا نہین ہو سکتا کوئی وجہ آپنے بیان نہ فرمائی کہ اس وجہ سے جملہ ثانی جزا نہین ہو سکتا
خالی کما لا یخفی لکھکر ٹال دیا جناب من ایسے حیلون سے کام نہین چلتا جب تک آپ کوئی دلیل
قوی یا برہان جلی تحریر نہ فرماوینگے تب تک آپکی بات قابل قبول نہین ہو سکتی ۔
مولوی صاحب کا قول وجہ سوم یہ کہ من شرطیہ مین نحات کے کئی مذہب ہین منجملہ اونکے
ایک یہ ہے کہ لفظ من مبتدا اور مجموعہ شرط اور جزا اوسکی خبر اور دوم یہ کہ لفظ من مبتدا اور فقط جزا
اوسکی خبر تو بموجب ان دونون مذہبون کے جملہ فان قراۃ الامام الی قوله خبر لفظ من مبتدا
کی ہے اور خبر جبکہ جملہ ہوتی ہے تو اوس مین ضمیر عائد طرف مبتدا کے الخ **جواب** یہ جو آپ نے
من شرطیہ مین مذہب نقل کیا ہے کہ شرط و جزا معاً خبر ہوتی ہے یہ مذہب بعض نحات کا ہے
اور فقط جزا کا خبر ہونا یہ کسیکا مذہب نہین اگر کسی نے لکھا بھی ہے تو غلط ہے محقق رضی شرح کافیہ
مین فرماتے ہین قد اضطربت اقوالهم فیها فاختار الاندلسی ان الخبر هو الشرط

آخر تک یہ عبارت ہدایہ جلد اول کے صفحہ ٩٦ مین ہے - عبارت ہدایہ سے معلوم ہوا کہ حضرت انس صحابی نے قرأت کا اطلاق سبحانک اللھم پر فرمایا درمختار مین ہے و قرء کما کبر سبحانک اللھم ترجمہ اور پڑھے جیسا کہ اللہ اکبر کہا سبحانک اللھم کو متن کی عبارت قرء سبحانک اللھم ہے یعنی پڑھے سبحانک اللھم کو یہ عبارت درمختار مطبوعہ منشی نول کشور کے صفحہ ٤٤ مین موجود ہے آپکے مولوی عبد الحی صاحب مرحوم عمدۃ الرعایہ حاشیہ شرح وقایہ مین فرماتے ہین لا ثنا ای لا یقرء فیہا سبحانک اللھم وبحمدک فی الرکعۃ الثانیۃ ترجمہ یعنی دوسری رکعت مین سبحانک اللھم نہ پڑھے آب جناب مولوی صاحب سے امید ہے کہ اپنے فقہا محققین کی عبارت کا ملاحظہ فرماکر آیندہ ایسی لنترانی سے باز آوینگے ہم تو آپ کا بہت شہرہ سنتے تھے مگر واقعی آپ بالکل کورے ہین ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدون سے بزرگی	دیکھا اونھین جا کے تو عمامہ نہ تو تسبیح

پہلے حدیث کے نسبت جو کچھ آپ نے اس رسالہ مین لکہا تھا اوسکا جواب تو تمام ہوا مگر خاکسار نے جو آپ سے اس حدیث کے مرجع کی نسبت مولوی نذیر الدین و مولوی شہید الدین صاحب کی مسجد مین سوال کیا تھا اوسوقت آپ سے جواب کچھ نہین ہوسکا تھا اور بند ہو کر آپ جلدی چلے گئے تھے اب اوس مرجع کی نسبت جو کچھ آپ نے اپنے رسالہ ابراز الحق مین لکہا ہے اوسکا جواب بھی اس جگہہ دیا جاتا ہے **مولویصاحب کا قول** پھر اگر کوئی کہے کہ اچھا ہمنے مانا کہ یہ حدیث صحیح ہے لیکن آپکے مطلب سے تو اسکو کچھ تعلق نہین بلکہ یہ تو اہل حدیث ہی کے مذہب کے مویدہے کیونکہ اسمین لہٗ ثانی کا مرجع امام ہے ہم کہین گے کہ آپ کا یہ قول لہٗ ثانی کا مرجع امام ہے محض غلط ہے **جواب** بیشک لہٗ ثانی کا مرجع امام ہے حضرت صلعم کو ایک شبہہ ہوا کہ کہین ایسا نہو کہ کوئی یہ سمجھے کہ امام کی قرأت مقتدی کو کافی ہے اسلئے آپ نے فرمایا کہ امام کی قراءۃ امام کے لئے ہے نہ مقتدی کے لئے اور تینون وجہہ اپنی کا حال آپ سن لیجئے **مولویصاحب کا قول** وجہ اول یہ کہ جبکہ لہٗ ثانی کا مرجع امام ہوا اور اس

دون الجزاء لجواز خلوه من ضمير كلمة الشرط اذا ارتفعت بالابتداء ودل الشرط على
فانه اذا ارتفع كلمة الشرط على الابتداء فلا بد للشرط من ضمير نحو من قام قمت وفي الدعا
من كان الناس ثقته ورجاءه فانت ثقتي ورجائي وقيل الخبر هو الشرط والجزاء
معا لصيرورتهما بسبب كلمة الشرط كالجملة الواحدة وقيل كلمة الشرط مبتداء ولا
خبر له هذا ما قيل فيها۔ اس عبارت محقق رضی سے چند امر معلوم ہوئے اول یہ کہ ما
مذہب اول ہے یعنی اندلسی کا کہ شرط خبر ہوتی ہے نہ جزا جبکہ مختار مذہب اول ٹھہرا تو غیر
مختار سے حجت نہیں ہو سکتی دوم فقط جزا کا خبر ہونا کسیکا مذہب نہیں سوم شرط اور
جزا معاً خبر ہو سکتی ہیں چہارم من محذوف الخبر ہو پس تقدیر پر شرط اور جزا دونوں ثابت
خبر کہا جاویگا تو مجموعہ میں بیشک ضمیر ہے یعنی لہ اول کی جو راجع طرف امام کی ہے جس سے
حاصل ہے یہ آپ کا بڑا بھاری اعتراض تھا جو ہبا منثورا ہو اور یا للہ التوفیق جاننا چاہئے کہ
لہ ثانی کا مرجع چار وجہ سے امام قرار دیا گیا ہے نہ مقتدی وجہ اول ضمیر کا مرجع قریب
ہوتا ہے نہ بعید قریب مرجع چھوڑ کر بعید کی طرف ضمیر عائد کرنا کل نحات کا خلاف کرنا ہے قراة
الامام لہ قراة میں مرجع لہ کا قریب امام ہے نہ من لہذا مرجع اسکا امام قرار دیا جاوے گا
وجہ دوم تمام نحات و علماء معقول کا اتفاق ہے کہ جملہ شرطیہ مرکب دو جملوں سے
ہوتا ہے جملہ ثانی یعنی (قراة الامام لہ قراة) میں قراة الامام مبتدا ہے اور لہ قراة جملہ خبر ہے
لہذا جملہ میں ضمیر کا ہونا ضرور ہے جو راجع ہو طرف مبتدا کے ورنہ مبتدا بغیر ربط کے رہ جاویگا
اور جبکہ لہ کا مرجع امام ہوگا تو خرابی جاتی رہیگی اس قاعدہ سے لہ ثانی کا مرجع امام ہی ٹھہریگا
وجہ سوم اگر لہ ثانی کا مرجع امام نہ قرار دیا جاوے تو لازم آئیگا کہ قراة امام کی مقتدی کی ہو
حالانکہ یہ بداہتہً غلط ہے مقتدی تو بیچارہ ساکت صامت ہے وجہ چہارم اگر لہ ثانی کا
مرجع امام نہ قرار دیا جاویگا تو لازم آئیگا کہ مقتدی کی قراة کہ جو اوسکا ایک عمل اور کسب
تھا امام نے اپنے ذمہ لے لیا اور امام کا یہ کسب مقتدی کے لئے کافی ہوا حالانکہ اللہ تعالیٰ

وہ حدیث ہے جو دوسرے صحابی سے پہلی روایت کے ہم معنی مروی ہو اول تو موسیٰ بن ابی عائشہ
کی روایت مین دوسرا صحابی نہین اور نہ یہ روایت پہلی روایت کے ہم معنی کیونکہ اسکی
روایت کو آپ خاص مثل روایت عبادہ کی ٹھہرا چکے ہین آپ نے ابراز الحق مین جو کچھ زائد بحث
لکھی تھی جبکہ اوسکے جواب سے فراغت حاصل ہوئی تو اب پھر الدر المنظوم کے جواب کی طرف
توجہ کی جاتی ہے وباللہ التوفیق + **مولویصاحب کا قول** دوسری حدیث
من صلے رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القرآن فلم یصل الا ان یکون وراء الامام یعنی جس شخص نے
ایسی رکعت پڑھی کہ اوسمین الحمد نہ پڑھی پس نہ پڑھی اوس نے وہ رکعت یعنی وہ رکعت
اوسکی نہ پڑھنے کے برابر ہے مگر جبکہ امام کے پیچھے ہو الیٰ قولہ اس حدیث سے قرأت فاتحہ خلف
امام کا غیر ضروری ہونا صاف ثابت ہوتا ہے **جواب** یہ حدیث موقوف ہے اور موقوف
مرفوع کے مقابل کچھ حجت نہین ہوتی اور اسکے جواب مین جو کچھ آپ نے خامہ فرسائی کی ہے
جواب اوسکا دیا جاتا ہے **مولویصاحب کا قول** ہم کہین گے کہ حدیث عبادہ اور اس
حدیث مین ہرگز معارضہ نہین ہے کیونکہ یہ حدیث بغیر الحمد پڑھے مقتدی کی نماز جائز ہونے
پر دلالت کرتی ہے نہ مقتدی کو الحمد پڑھنے کی ممانعت پر تا کہ معارضہ متحقق ہو فتدبر

جواب اثر جابر رض اور حدیث عبادہ مین معارضہ نہ سمجھنا یہ آپکے سمجھ کی خوبی ہے انھین آپ کی
نافہمیون نے تو آپکے رسالے کو ہر خاص وعام کی نظرون سے گرا دیا ہے ذرا خیال تو فرمائیے کہ عبادہ
بن صامت رض کی حدیث سے عدم جواز نماز بغیر فاتحہ خلف امام کے ثابت ہوتا ہے اور اثر جابر سے
جواز کیا جواز اور عدم جواز مین تعارض نہین ہے اچھا بتائیے تو سہی کہ جواز اور عدم جواز
مین کیا نسبت ہے کونسا التقابل ہے مین جانتا ہون کہ ادنی ناخواندہ آدمی سے بھی آپ
دریافت کرین گے کہ جواز صلوٰۃ و عدم جواز صلوٰۃ مین تعارض ہے یا نہین تو آپ کو بتاویگا کہ بیشک
تعارض ہے کیونکہ مفاد حدیث عبادہ رض کا یہ ہے کل صلوٰۃ لایقرأ فیہا بام القرآن لیست بجائزۃ
اور اثر جابر کا مفاد یہ ہے کل صلاۃ لایقرء فیہا بام القرآن فہی جائزۃ ظاہر ہے کہ دونون قضیہ

جواب نصیحت ضروری

اس نصیحت مین جناب مولویصاحب نے اہلحدیث پر یہ افترا لگایا ہے کہ اہلحدیث امام ابوحنیفہ کو یزید کہتے ہین اور اونکے مقلدین کو یزیدی پھر عبارت فیوض الحرمین سے حنفی مذہب کے عمدہ ہونے کی ایک عبارت نقل کی ہے مین کہتا ہون کسی اہلحدیث نے امام صاحب کو یزید نہین کہا اور نہ حنفیونکو یزیدی یہ محض بہتان ہے بلکہ اہلحدیث کے نزدیک آئمہ دین مثل امام ابوحنیفہ وامام شافعی وامام بخاری وغیرہم کو برا کہنے والا گالی دینے والا فاسق فاجر ہے حدیث مین آیا ہے سباب المسلم فسوق ہان جرح تعدیل کسی راوی کی یہ موجب طعن نہین طریقہ سلف کا ہے فیوض الحرمین کی عبارت جو آپ نے نقل کی ہے اوسکا آپ نے مطلب نہین سمجھا شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ مذہب حنفی مین ایک طریقہ عمدہ ہے پھر اوس طریقہ کی تفسیر کی ہے کہ آئمہ ثلاثہ کے اقوال سے جسکا قول سنت کے موافق ہو لیا جاوے نہ یہ کہ کل مذہب حنفی عمدہ ہے اور نہ یہ کہ امام ابوحنیفہ کے کل اقوال لیے جاوین اس عبارت سے تو تقلید شخصی کی بنا اوکھڑ گئی کیونکہ حسب قول شاہ صاحب کے امام ابوحنیفہ کا وہ قول لیا جاوے جو موافق سنت کے ہو اس عبارت سے فقہ کی تعریف کیسے نکلی دیکھو شاہ ولی اللہ صاحب فقہ کی نسبت اپنے وصیت نامہ مین فرماتے ہین ودائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض کردن آنچہ موافق باشد در حیز قبول آوردن والا کالائے بد بریش خاوند دادن الخ۔ اے ناظرین فقہ کے ایسے مین شاہ صاحب کی یہ نصیحت ہے کہ اسکو قرآن وحدیث پر پیش کرو اگر موافق ہو لو ورنہ اسباب برا مالک کی ڈاڑہی پر پھینکدو۔ اے ایمان والو اگر نجات کا طریقہ چاہتے ہو تو ما انا علیہ واصحابی کا طریقہ مضبوط پکڑو تقلید شخصی سے مونہہ موڑو ورنہ آخر کو پچھتاؤ گے ما علینا الا البلاغ ✤

از نتیجہ افکار جناب مولوی ابوحسان محبوب الرحمن صاحب کلیم متوطن چیراج پور ضلع اعظم گڈہ شاگرد وبرادر جناب مولانا ابو العالیہ محمد سلامت اللہ صاحب چراغ ہند زاد اللہ فیضہ

۱ چھپی واہ کیا خوب نادر کتاب	سبب رفع اوہام اہل فتن ✤ ✤
۲ ذرا چونسا ہمکو حاصل ہو یہ خوشی	کرے گا تذکر او اہل سنن